افضلیتِ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اجماعی عقیدہ کو مشکوک بنانے والوں کے دلائل میزانِ انصاف میں

نہایۃ الدّلیل فی رَدّ صُوَیحِب

غایۃ التبجیل

مسئلہ فضلیت اور اکابرِ اُمّت

ایک تحقیق ایک تجزیہ



مصنف

نقادالعصر فیصل خان رضوی مدظلہ العالی

تقدیم

مفتی سیّد ذوالفقار حسین گیلانی رضوی

والضّحیٰ پبلی کیشنز

افضلیتِ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اجماعی عقیدہ کو
مشکوک بنانے والوں کے دلائل میزانِ انصاف میں

نہایۃُ الدّلیل

فی ردِّ صاحبِ غایۃ التبجیل

مسئلہ افضلیت اور اکابرِ اُمّت

ایک تحقیق ایک تجزیہ

مصنف
نقادُ العصر فیصل خان رضوی مدظلہ العالی

تقدیم
مفتی سیّد ذوالفقار حسین گیلانی رضوی

والضحیٰ پبلی کیشنز
سستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور
0300-7259263,0315-4959263

کتاب	نہایۃ الدلیل فی رد صویحب غایۃ التبجیل
مصنف	فیصل خان رضوی
تقدیم	مفتی ابوتراب سید ذوالفقار حسین گیلانی رضوی حفظہ اللہ
لیگل ایڈوائزر	محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
تصحیح	محمد رضاء الحسن قادری. دار الاسلام، لاہور
تاریخ اشاعت	20 جون 2013ء
تعداد	1100
قیمت	360 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ؛ مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد. لاہور
دار الاسلام؛ اُردو بازار. لاہور
مکتبہ بہارِ شریعت؛ دربار مارکیٹ. لاہور
مکتبہ شمس وقمر، بھائی چوک. لاہور
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، کراچی
رضا بک شاپ، گجرات
اسلامک بک کارپوریشن. راول پنڈی
مکتبہ زین العابدین. لاہور
مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجراں والا
مکتبہ اہل سنت فیصل آباد. لاہور، خانیوال
مکتبہ امام احمد رضا. لاہور، راول پنڈی
نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار. لاہور
ہجویری بک شاپ؛ گنج بخش روڈ. لاہور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز. لاہور، کراچی
احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
علامہ فضل حق پبلی کیشنز. لاہور

فہرست

شیخ الحدیث اشرف سیالوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس خلافت میں زمانہ کے لحاظ سے عموم ثابت کرنا تو دور کی بات ہے، حلقہ اثر اور دائرہ اختیار کے لحاظ سے اس محدود وقت میں عموم ثابت کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ مدینہ منورہ کے علاوہ دیگر مواضعات اور امصار و بلاد کے عمال اور گورنر آپ کے ماتحت نہیں تھے۔ اور نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں شریک غزوہ مجاہدین اسلام ہی آپ کے ماتحت تھے۔'' (تحفہ حسینیہ ج ۳ ص ۳۵)

شیخ الحدیث اشرف سیالوی صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عورتوں اور بچوں پر مدینہ پاک میں خلیفہ مقرر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ یہاں کلام میں قطعاً عموم نہیں ہے، بلکہ کلام ہی مخصوص حالت (یعنی عورتوں اور بچوں پر صرف مدینہ کا خلیفہ) میں ہے۔ اور اول تا آخر اسی کا بیان ہے، تو اس کو مقصدِ متکلم اور سیاق وسباق سے الگ کر کے عموم پر کس طرح محمول کیا جا سکتا ہے۔ (تحفہ حسینیہ ج ۳ ص ۳۹)

استثناء نبوت کی بحث:

قبلہ محترم شیخ الحدیث صاحب أنت منی بمنزلة هارون من موسى میں نبوت کی تخصیص کے بارے میں لکھتے ہیں:

جاہل سے جاہل آدمی پر بھی یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی کہ حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جملہ کمالات میں شریک نہیں تھے اور نہ مراتب وکمالات میں برابر بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اصلی نبی تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام تابع، وہ حقیقی حاکم تھے اور صاحب اختیار وتصرف اور حضرت ہارون علیہ السلام اُن کے وزیر۔ وہ کلیم اللہ کے منصب پر فائز تھے اور یہ اس منصب پر فائز نہ تھے۔ لہٰذا جب مقیس علیہ میں ہی تمام مراتب ومنازل میں اشتراک اور مساوات ثابت نہ ہوئی تو مقیس میں یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کس طرح برابری اور اشتراک ثابت ہو سکتا ہے؟

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قول مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنزلة هارون من موسى تو حکایت ہے اس منزلت کی جو قول موسیٰ علیہ السلام: اخلفني في قومي سے ثابت ہو رہی تھی۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قول سے اپنے کمالات اور منازل ومراتب میں حضرت ہارون علیہ السلام کی شرکت اور

مساوات بیان کرنا چاہتے تھے یہ آپ علیہ السلام اپنے طور پر سے واپسی تک ان کو قوم کی دیکھ بھال اور نگرانی ونگہبانی سونپ رہے تھے۔ کوئی معمولی عقل و دانش کا مالک بھی یہ تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا اس قول سے انہیں عارضی طور پر اور محدود وقت کے لیے قائم مقام بنانا مقصود تھا نہ کہ نبوت اور دیگر منازل ومراتب میں ان کی مساوات بیان کرنا تو جب نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمنزلة هارون من موسى فرمایا تو لامحالہ اس میں بھی وہی عارضی اور محدود نیابت اور قائم مقام مراد ہوئی۔ ورنہ توجیہ الکلام بما لا یرضی به القائل لازم آئے گی، جبکہ کلام قائل کو اس کی مرضی کے برعکس معنیٰ پر محمول کرنا اور اپنی مرضی سے اس میں تصرف کر دینا عام آدمی کو زیب نہیں دیتا چہ جائیکہ خاتم الانبیاء و المرسلین اور امین خدا اور امین خلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیب دے۔ لہٰذا جب ثابت ہوگیا کہ منزلت وہاں پر عام نہیں ہے تو یہاں بھی عام نہیں ہوگی، بلکہ صرف تبوک سے واپسی تک کے لیے عارضی نیابت اور نگرانی ونگہبانی میں قائم مقام ہونے کے معنیٰ میں ہوگی۔ (تحفہ حسینیہ ج ۳ ص ۴۱)

استثناء کا دلیل عموم ہونا پر بحث

جناب شیخ الحدیث اشرف سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس استدلال کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علامہ موصوف نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ کمالات ثابت کرنے کے لیے إلا أنه لا نبي بعدي کے استثناء کا سہارا لیا ہے کہ استثناء دلیل عموم ہوا کرتا ہے، لہٰذا نبوت اور اس کے خصائص کے علاوہ تمام مراتب ومنازل میں اشتراک اور مشارکت ثابت ہوگئی۔ لیکن یہاں بھی موصوف نے دھوکہ دہی سے کام لیا ہے، کیونکہ ہر جگہ استثناء کو عموم کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا، بلکہ جہاں مستثنیٰ منہ میں عموم کی صلاحیت موجود ہو، صرف وہاں استثناء کو دلیل عموم سمجھیں گے۔ مثلاً کوئی شخص کہے: له علي مائة درهم إلا عشرة۔ یہاں استثناء تو موجود ہے لیکن مائۃ درہم کو عام نہیں کہیں گے۔ کیونکہ اعداد اپنے تمام تر مراتب میں الفاظ خصوص ہوتے ہیں، ان کا تعلق دہائیوں سے ہو یا سینکڑوں، ہزاروں اور لاکھوں سے نہ کہ الفاظ عموم۔ ہاں البتہ قولِ باری تعالیٰ: إن الإنسان لفي خسر الا الذين آمنوا۔ ألآية میں الانسان میں احتمال خصوص اور عہدیت کا بھی تھا اور عموم کا بھی تو استثناء سے عموم ثابت ہوگیا۔ اور عہدیت یعنی بعض معین انسان مراد ہونے کا احتمال ختم ہوگیا۔ لیکن جب مستثنیٰ منہ کا لفظ پہلے ہی متعین اور مخصوص معنیٰ میں ہو تو